# حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سیرت


## مؤلف : ابو اسید غلام نبی عطاری سندھی

واٹس ایپ نمبر : 03256065357

ghulamnabiattari506gmail.com

mallahghulamnabi002@gmail.com

Facebook page : https://www.facebook.com/share/1DcmpBVWFA/


اسلام کی بنیاد جس جماعت کے ذریعے مضبوط ہوئی ، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم ترین تربیت یافتہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی

جماعت ہے۔

یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت پائی ، دین اسلام کی خدمت کی ، قربانیاں دیں ، جہاد کیا ، علم کو عام کیا ، قرآن مجید و احادیث نبویہ کو دنیا تک پہنچایا اور شریعت کو عملی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔

: اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے

(رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ-ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ(119

یعنی : اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے - یہی بڑی کامیابی ہے۔

( پارہ 7 ، سورہ المائدہ 7 ، آیت نمبر : 119 )

: ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے
-وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ

یعنی : اور ان سب سے اللّٰہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے۔

( پارہ 27 ، سورہ الحدید 57 ، آیت 10 )

انہی عظیم المرتبت صحابہ کرام میں سے ایک نام حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کا بھی ہے۔

آپ جلیل القدر صحابی ، کاتب وحی ، اسلامی سلطنت کے بانی و حکمران ، سیاست ، حکمت ، تدبر اور فہم و فراست کے پیکر تھے۔

آپ کی خدمات دین ، امت کی وحدت ، عدل ، نظم و نسق ، اور فتوحات کے میدان میں ناقابل فراموش ہیں۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کا شمار ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جنہوں نے نہ صرف اسلام قبول کیا بلکہ رسول کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی صحابہ میں شامل ہو کر اسلام کی خدمت کی۔

آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعاؤں سے نوازا اور آپ کے لیے حکومت کی خوشخبری دی۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس ، حضرت ابن عمر اور دیگر اکابر صحابہ نے آپ کے علم و فہم ، نرم مزاجی اور قیادت کی صلاحیتوں کی گواہی دی۔

اس تمہید کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ صحابہ کرام کی سیرت کو سمجھنے کے لیے ان میں سے ہر ہر فرد کی انفرادی خدمات اور کردار کا مطالعہ ضروری ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی : " معاویہ " ہے۔

( سید اعلام النبلاء ، جلد 4 ، ص 285 )

: آپ رضی اللہ عنہ کی کنیت

ابو عبد الرحمٰن" ہے۔ "

القابات : ناصر لِدین اللہ ( یعنی اللہ عزوجل کے دین کے مددگار )

اور " ناصرٌ لِحق اللہ" ہے ( یعنی اللہ عزوجل کے حق کے مددگار )۔

( سیر اعلام النبلاء ، جلد 4 ، ص 285 )

: ولادت

شارح بخاری حضرت علامہ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ولادت بعثتِ مبارکہ سے پانچ سال قبل ہوئی اور یہی قول زیادہ مشہور ہے۔

( الاصابۃ في تمییز الصحابۃ ، جلد 6 ، ص 120 )

: سلسلہ نسب

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کا سلسلہ نسب " عبد مناف " پر حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ نسب سے جا ملتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ، کا نسب مبارک ملاحظہ فرمائیں : " محمد بن عبداللّٰہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف"۔

( السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ، جلد 1 ، ص 1 )

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کا سلسلہ نسب : اس طرح ہے

معاویہ بن ابو سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد " شمس بن عبد مناف "۔

( الإصابۃ ، جلد 6 ، ص 120)

اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ کا نسب بھی " عبد مناف " پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے ، " معاویہ بن ہند بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف "۔

( أسد الغابہ ، جلد 7 ، ص 316 )

اسی لیے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نسبی اعتبار سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔

: صورت و سیرت

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دراز قد والے تھے ، آپ کا رنگ سفید و خوبصورت اور شخصیت رعب دار تھی ، سر اور داڑھی مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے جس کے رنگ کے سبب آپ کی داڑھی سونے کی طرح معلوم ہوتی تھی۔

( تاریخ الخلفاء ، ص 155 )

آپ رضی اللہ عنہ حلیم و بردبار ، باوقار ، مالدار اور لوگوں میں سردار تھے ، کرم فرمانے والے اور بہر صورت انصاف قائم کرنے والے تھے۔

( البدایہ و النہایہ ، جلد 5 ، ص 619 )

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے : " معاویہ عرب کے کسریٰ ہیں۔

( أسد الغابہ ، ج 5 ، ص 222 )

آپ رضی اللہ عنہ اکثر سیاہ عمامہ باندھتے تھے۔

( مرآۃ المناجیح ، ج 2 ، ص 344 )

## قبول اسلام

حضرت سیدنا عمر بن عبداللّٰہ عنسی رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ نے ارشاد فرمایا : جب حدیبیہ کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کو قریش نے بیت اللّٰہ سے روک کر مقام " راح " میں ٹھہرنے پر مجبور کیا اور آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے اس موقع پر ایک معاہدہ کیا تو اس وقت میرے دل میں اسلام آ چکا تھا پھر جب میں نے اس کا ذکر اپنی والدہ سے کیا تو انہوں نے کہا : اپنے والد کی مخالفت سے ڈرو یا اپنی راہ جدا کرلو اور اگر دوسری صورت اختیار کی تو تمہارا کھانا تک روک دیا جائے گا۔

میرے والد ان دنوں ( تجارت کے سلسلے میں ) حُباشہ ( سال میں آٹھ دن لگنے والے بازار ) گئے ہوئے تھے۔ میں اسلام لے آیا اور اسے خفیہ رکھا ، اللّٰہ جل و علا کی قسم ! جب حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے رخصت ہوئے تو میں آپ پر ایمان لاچکا تھا اور یہ بات میں نے اپنے والد سے چھپا رکھی تھی پھر جب نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم عمرے کی قضا فرمانے تشریف لائے تو اس وقت بھی میں مؤمن تھا۔

جب میرے مسلمان ہونے کا علم میرے والد کو ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا : تمہارا بھائی تم سے بہتر ہے کیونکہ وہ میرے دین پر ہے۔

میں نے کہا : " میں خود بھی ایسی برتری نہیں چاہتا "۔ پھر جب حضور صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر تشریف لائے تو میں اپنا اسلام ظاہر کیا اور آقا کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کے لیے حاضر ہوا تو آقا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خوش آمدید فرمایا اور یوں میں آقا کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب بن گیا۔

( الطبقات الکبریٰ لابن سعد ، جزء 7 ، ص 285 ، ط : دار الکتب العلمیہ بیروت )

: اسلام قبول کرنے کے بعد

اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ دین اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہوگئے ، فتح مکہ کے بعد ہونے والے غزوہ حنین میں حضور اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ رضی

اللّٰہ عنہ نے شرکت کی اور آقا کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ
وسلم نے آپ کو ہوازِن کے مال غنیمت میں سے سو 100
اونٹ اور 40 اوقیہ سونا عطا فرمایا ، جس کا وزن
حضرت سیدنا بلال رضی اللّٰہ عنہ نے کیا تھا ، اسی طرح
جنگ یمامہ میں بھی آپ رضی اللّٰہ عنہ نے شرکت فرمائی۔

( الطبقات الکبریٰ ، جزء 9 ، ص 410 ، ط : الخانجی )

: آپ مؤلفۃ القلوب میں سے نہیں تھے

جلیل القدر مفسرین حضرت امام ابو بکر عبد الرزاق بن
ہمام صنعانی ، حضرت امام محمد بن جریر طبری ،
حضرت امام ابن أبی حاتم رازی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہم نے
حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کو مؤلفۃ القلوب
میں شمار نہیں کیا بلکہ بنو امیہ کے مؤلفۃ القلوب میں
صرف حضرت سیدنا ابو سفیان رضی اللّٰہ عنہ کا نام ذکر
کیا ہے۔

حضرت علامہ ابو عبداللّٰہ محمد بن احمد قرطبی علیہ
رحمۃ اللّٰہ القوی فرماتے ہیں :

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مؤلفۃ القلوب میں سے ہونا بعید ہے۔ وہ ان میں سے کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اللہ عزوجل کی وحی اور قرآن مجید کی قرائت پر مقرر فرمایا اور انہیں اپنے آپ سے ملا لیا نیز سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تو آپ رضی اللہ عنہ کی حالت اور بھی زیادہ ظاہر و واضح ہے البتہ آپ رضی اللہ عنہ کے والد ضرور مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔

حضرت سیدنا امام احمد بن حجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں : یاد رہے کہ غزوہ حنین کے موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو مال عطا فرمایا تھا وہ تالیف قلبی کے لیے نہ تھا بلکہ شاہی عطیہ تھا ، جیسا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحرین سے آنے والے مال میں سے حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو بھی اتنا روپیہ عطا فرمایا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھا بھی نہ سکے۔

اس عطیہ خسروانہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ مؤلفۃ القلوب میں داخل ہوں ، غرضیکہ عطایا نبویہ اور ہیں اور تالیف قلبی ( یعنی دل جوئی ) کچھ اور چیز۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ عطیہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی زیادتی تالیف قلب کا باعث بن گیا ہو جیسے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فتح مکہ کے دن اعلان فرما دیا تھا کہ جو ابو سفیان ( رضی اللّٰہ عنہ ) کے گھر میں پناہ لے اسے امان ہے گویا سیدنا ابو سفیان ( رضی اللّٰہ عنہ ) کا گھر دارالامان بنا دیا۔ کیوں ؟ صرف ابو سفیان کے تالیف قلبی کے لیے۔

( فیضان امیر معاویہ ، ص 32-33-34 )

: ازواج و اولاد

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کے عقد نکاح میں درج ذیل چار خواتین آئیں جن سے اللّٰہ عزوجل نے اولاد بھی عطا فرمائی۔

: مَیسون بنت بحدل کلبی (1)

آپ کا شمار تابعیات میں ہوتا ہے۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کی اکثر اولاد انہیں سے ہے : یزید ، اَمَۃ ربِّ المَشَارِق ، رَمْلہ ، ہند۔

فاختہ بنت قرظہ : ان سے آپ رضی اللّٰہ عنہ کی دو (2) اولادیں ہوئیں : عبد الرحمٰن اور عبداللّٰہ۔

کنود بن قرظہ۔ (3)

نائلۃ بنت عمارۃ الکلبیۃ۔ (4)

( فیضان امیر معاویہ ، ص 34-35 ملخصاً

: تمام مسلمانوں کے ماموں جان

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کو ایک شرف یہ بھی حاصل ہے کہ آقا کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ یعنی تمام مسلمانوں کی ماں حضرت أم حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا کے سگے بھائی ہیں۔

اسی لئے علمائے کرام حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کو خالُ المومنین ( یعنی مسلمانوں کے ماموں جان ) کہتے ہیں۔

( البدایہ و النہایہ ، جزء 4 ، ص 347 )

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کے اوصاف و کارنامے اور فضائل و مناقب کتب احادیث اور سِیَر اور تواریخ اسلام کے روشن اوراق پر نور کی کرنیں بکھیر رہے ہیں۔

آپ کو کتابت وحی کے ساتھ ساتھ حضور سید عالم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط تحریر کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔

( معجم کبیر ، ج 5 ، ص 108 ، حدیث نمبر : 4748 )

اے اللہ پاک ! معاویہ کو ہادی و مہدی بنا

حضرت سیدنا عبد الرحمٰن بن ابو عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : حضرت محمد مصطفیٰ ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں یوں دعا کی :

"اللّٰھُمَّ اجْعلهُ هَاديًا مَهْديًّا، وَاهْدِ بهِ"

یعنی : اے اللہ پاک ! معاویہ کو ہادی ( دوسروں کو ہدایت دینے والا ) بنا ، ہدایت یافتہ بھی بنا اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت عطا فرما۔

( جامع الترمذی ، جزء 6 ، ص 369 ، حدیث نمبر : 4177 ، ط : الرسالۃ )

میں اس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو معاویہ سے محبت رکھتا ہے :

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے : حضور نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے أم حبیبہ ! معاویہ سے محبت کرو ! بیشک میں معاویہ سے محبت کرتا ہوں اور میں اس شخص سے بھی محبت کرتا ہوں جو معاویہ سے محبت رکھتا ہے ، جبرائیل بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں ، میکائیل بھی معاویہ سے محبت کرتے ہیں اور اے أم حبیبہ ! جبرائیل و میکائیل علیہما السلام کی محبت سے بڑھ کر اللّٰہ تعالیٰ بھی ان سے محبت فرماتا ہے۔

معاویہ کے پیار سے ہمارا بیڑا پار ہے
گناہ بخشوائے گی شفاعت معاویہ

جو عاشق رسول ہیں وہ ان سے پیار کرتے ہیں
فقط منافقوں کو ہے عداوت معاویہ

( ابن عساکر ، ج 59 ، ص 89 )

: اللہ و رسول معاویه سے محبت کرتے ہیں

ایک دن آقا کریم صلی اللہ علیه وآله وسلم أم المؤمنین أم حبیبہ رضی اللہ عنها کے ہاں تشریف لائے ، اس وقت حضرت سیدنا امیر معاویه رضی اللہ عنه بھی وہیں تھے اور آپ کی پیاری بہن حضرت سیدتنا أم حبیبہ رضی اللہ عنها ان کے سر میں کنگھی کر رہی تھیں ، بہن بھائی کا یہ پیارا انداز دیکھ کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیه وآله وسلم نے فرمایا : اے أم حبیبہ ! کیا تم معاویه سے محبت کرتی ہو ؟ عرض کیا : یہ میرے بھائی ہیں ، بھلا ان سے محبت کیوں نہ ہوگی ؟ تو آپ صلی اللہ علیه وآله وسلم نے ارشاد فرمایا : اللہ و رسول بھی معاویه سے محبت کرتے ہیں۔

( ابن عساکر ، ج 59 ، ص 89 )

تین مرتبہ جنت کی بشارت

حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہما سے روایت ہے ، غیب جاننے والے نبی ، رسول ہاشمی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا ، اس وقت حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ حاضر ہوئے ، دوسرے دن پھر ارشاد فرمایا : ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا ، اس دن بھی حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ حاضر ہوئے ، تیسرے دن پھر ارشاد فرمایا : ابھی تمہارے پاس ایک جنتی شخص آئے گا ، تیسرے دن پھر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ حاضر ہوئے۔

( مسند الفردوس ، ج 5 ، ص 482 ، حدیث نمبر : 8830 )

امیر معاویہ کے دو اعلیٰ اوصاف

: آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

و معاویۃ بن أبی سفیان اَحلمُ امتی و اجودھا۔

یعنی : اور معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما میری امت میں سے سب سے بڑھ کر حلم والے اور بہت سخی ہیں-

( بغیۃ الباحث ، ج 1 ، ص 893 ، حدیث 965 )

معاویہ میں تم سے ہوں ، تم مجھ سے ہو

حضرت عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنھما فرماتے ہیں :
حضور خاتم النبیین صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کو فرمایا :

" معاویہ ! میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو ، پھر آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے 2 انگلیوں کو ملا کر فرمایا : جنت کے دروازے پر تم میرے ساتھ اس طرح ہو گے۔

( مسند الفردوس ، جلد 5 ، ص 393 ، حدیث نمبر : 8530 )

جبرائیل علیہ السلام نے سلام کیا :

حضرت محمد مصطفیٰ ، احمد مجتبیٰ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے انتہائی بااعتماد صحابہ کرام علیہم الرضوان جنہیں آقا کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید کی کتابت ( یعنی لکھنے ) کی زمہ داری دیتے تھے ، ان میں سے ایک حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ بھی ہیں۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ، ایک دن حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا :

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! معاویہ کو میرا سلام کہئے ، وہ کتاب اللہ ( یعنی قرآن مجید ) کے اور وحی کے امین ہیں۔

معجم الاوسط ، جزء 4 ، ص 175 ، حدیث نمبر : ) 3902 )

علمی مسئلے میں شیر خدا سے رجوع :

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خود فقیہ ہونے کے باوجود حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں رجوع فرمایا کرتے تھے ۔۔۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ

میں ایک مقدمہ پیش ہوا تو آپ نے حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنہ کو مکتوب لکھا کہ اِس مسئلے کو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کر کے اس کا جواب دریافت کیجئے۔

جب آپ رضی اللّٰہ عنہ کا مکتوب حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللّٰہ عنہ کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ رضی اللّٰہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ کے سامنے وہ مسئلہ پیش کردیا ، آپ رضی اللّٰہ عنہ نے مسئلے کی تمام تفصیلات پوچھنے کے بعد اس کا جواب ارشاد فرمایا۔

( فیضان امیر معاویہ ، ص 80 )

شیر خدا سے محبت

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر آپ نے حضرت سیدنا ضرار رضی اللّٰہ عنہ سے فرمایا : میرے سامنے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ کے اوصاف بیان کریں ، جب حضرت ضرار رضی اللّٰہ عنہ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ

رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کئے تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں بھر آئیں اور داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی ، حاضرین بھی اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکے اور رونے لگے۔

( حلیۃ الاولیا ، ج 1 ، ص 126 )

میں علی سے محبت رکھتا ہوں

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا : میں حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا ، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق ، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم ، حضرت سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنھم بھی موجود تھے۔

اچانک حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے ،

نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ سے فرمایا : اے معاویہ ! کیا تم علی سے محبت کرتے ہو ؟ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کی : اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ، میں اللّٰہ تعالیٰ کے لئے ان سے بہت محبت کرتا ہوں۔

آقائے کائنات صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : عنقریب تم دونوں کے درمیان آزمائش ہوگی ، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کی : یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ! اس کے بعد کیا ہوگا ؟ آقا کریم صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ کی معافی ، اس کی رضا مندی اور جنت میں داخلہ ہوگا۔

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ نے عرض کی : ہم اللّٰہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہیں اور اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی :

(وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا۫-وَ لٰـكِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ (253

ترجمہ کنز العرفان : اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

پارہ 3 ، سورہ البقرہ 2 ، آیت نمبر : 253 ) ( تاریخ ابن عساکر ، جلد 59 ، ص 139 )

## حضرت امیر معاویہ کسی سے ذاتی دشمنی نہ رکھتے تھے

حضرت سیدنا ابو اسود رحمۃ اللہ علیہ جنگ جمل میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے لیکن جنگ ختم ہو جانے کے بعد حضرت سیدنا ابو اسود رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے پاس بٹھایا اور قیمتی تحائف سے نوازا۔

( سیر اعلام النبلاء ، ج 5 ، ص 112 مخلصاً )

: آپ کی حضور سید عالم کی چادر سے محبت

حضرت سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و توصیف میں ایک قصیدہ لکھ کر بارگاہ رسالت میں سنایا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہوکر انہیں انہیں تحفۃً اپنی چادر عنایت فرمائی۔

حضرت سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ مقدس چادر ان کے شہزادے سے بیس ہزار درہم کے بدلے میں خریدلی۔

آپ رضی اللہ عنہ کے بعد تمام خلفا عیدین میں وہی چادر اوڑھ کر کر نکلتے نیز ایک طویل عرصے تک وہ وہ مقدس چادر سلاطین اسلام کے پاس ایک مقدس تبرک کے طور پر باقی رہی۔

( الإصابۃ ، جزء 5 ، ص 444 ملخصاً )

: امام حسن کی آپ رضی اللہ عنہ سے صلح

جب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اور خلافت حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے سنبھالی ، تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عراق کی طرف روانہ ہوئے اور حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی آپ کی طرف روانہ ہوئے۔

جب حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ فتنے کا خطرہ ہے اور معاملہ بہت سنگین ہے جس میں خون بہے گا اور انہوں نے اہل عراق کا اختلاف بھی دیکھا آپ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت کا معاملہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کردیا اور آپ واپس مدینہ منورہ چلے گئے۔

تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عراق کی باگ دوڑ سنبھالی ، کوفہ آئے تو لوگوں نے آپ کی بیعت کی ، اور سب آپ پر متفق ہوگئے۔ اس سال کو " عام الجماعۃ " ( یعنی اتحاد کا سال ) کہا گیا۔

( أسد الغابہ ، جزء 5 ، ص 203 )

امیر معاویہ ، امام حسن کو اپنی جگہ بٹھاتے

مشہور مفسر قرآن ، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں :

ایک بار حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں 40 کروڑ رقم بطور نذرانہ پیش کیا۔ جب امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ انہیں اپنی جگہ بٹھاتے ، خود سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ، کسی نے پوچھا :

آپ ایسا کیوں کرتے ہیں ؟

فرمایا : امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ ہم شکل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ، میں اس مشابہت کا احترام کرتا ہوں۔

( مرآۃ المناجیح ، ج 8 ، ص 461 )

امیر معاویہ کی امام حسن سے محبت

حضرت سیدنا ابن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ایک مرتبہ امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ، حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا : آج میں آپ کو وہ نذرانہ پیش کروں گا جو کبھی کسی نے دوسرے کو نہ کیا ہوگا۔

پھر حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو 4 لاکھ درہم پیش فرمائے۔

( سیر اعلام النبلاء ، معاویہ بن ابی سفیان ، ج 4 ، ص 309 )

: فرمان مولیٰ مشکل کشا

جنگ صِفِّین کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللّٰہ عنہ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللّٰہ عنہ کے بارے میں فرمایا :

" معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرو کہ اگر وہ تم میں نہ رہے تو تم سَروں کو کندھوں سے ایسے ڈھلکتے ہوئے دیکھو گے جیسے اندرائن ( پھل )۔

( یعنی تم اپنے دشمن کے سامنے نہیں ٹھہر سکو گے )۔

( مصنف ابن شیبہ ، ج 8 ، ص 724 ، رقم 18 )

: سب سے اچھے اخلاق والا حاکم

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میری نظر میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر اچھے اخلاق والا حکمران نہیں گزرا۔

لوگ ان سے سخت اور ناپسندیدہ باتیں کرتے ، انہیں غصہ دلانے کی کوشش کرتے ، مگر وہ نہ کبھی غصے میں آتے اور نہ ہی بداخلاقی کا مظاہرہ کرتے۔

وہ ہمیشہ نرمی ، برداشت اور خوش اخلاقی کا اعلیٰ نمونہ ہوتے۔

( تاریخ ابن عساکر ، جلد 59 ، ص 175 مخلصاً )

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ، جو خود جلیل القدر صحابی اور بڑے عالم تھے ، انہوں نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فقہی علم ، سمجھ داری اور اجتہادی بصیرت کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں " فقیہ " ( مجتہد ) فرمایا۔

صحیح البخاری ، کتاب فضائل اصحاب النبی ، جزء 5 ، ( ص 70 ، حدیث نمبر : 3752 ، ط : التأصیل )

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امت کی خیر خواہی اور بھلائی کا بے حد خیال رہتا تھا۔

آپ نے ایک شخص کو اس خاص کام پر مقرر کر رکھا تھا کہ وہ روزانہ لوگوں کے حالات معلوم کرے : کہیں کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو ، یا کوئی وفد آیا ہو ، تو ان کا نام لکھ لیا جائے تاکہ بیت المال سے ان کے لئے وظیفہ مقرر کیا جا سکے۔

( البدایہ و النہایہ ، جلد 5 ، ص 638 )

: حکومت خدمات

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے بھائی یزید کے بعد شام ( سوریہ ) کا گورنر مقرر کیا۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے خلافت کے دوران بھی آپ کو اس منصب پر برقرار رکھا۔

پھر آپ خود خلیفہ بنے۔

: مدت حکومت

امام ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیس سال گورنر رہے اور بیس سال خلیفہ رہے۔

( تہذیب التہذیب ، جلد 4 ، ص 107 )

آپ کے چند انقلابی کارنامے

(1) آپ کے حکم سے تاریخ کی پہلی کتاب " کتاب المُلوک و اخبارُ الماصِین" لکھی گئی۔

( التراتیب الاداریہ ، ج 2 ، ص 322 )

(2) 28 ہجری میں اسلام کی سب سے پہلی

**ابو اسید غلام نبی عطاری سندھی**

**واٹس ایپ نمبر : 03256065357**

**گاڑہو ضلع ٹھٹہ سندھ پاکستان**